سوال

میں ایک عیسائی عورت ہوں اورایک مسلمان شخص سے محبت کرتی ہوں اوراس سے شادی کرنا چاہتی ہوں، اس نے میری اسلام کی طرف راہنمائی کی حتی کہ میں نے اسلام کے دین صحیح ہونے کے علمی دلائل بھی دیکھے، اب میں نہ تو مسلمان ہوں اورنہ ہی عیسائی رہوں ہوں بلکہ ایک درمیانے موقف کی مالک بن چکی ہوں ۔ میں حقیقتا اسلام قبول کرنا چاہتی ہوں اور حقیقی طور پراس کی کوشش بھی کررہی ہوں، پہلے میں حقیقتا بہت زیادہ عیسائیت پر قائم تھی لیکن اب مجھے اس کا شعور بھی نہیں رہا، اورمیرا خاندان بھی میرے اسلام قبول کرنے پر راضی ہے اگرچہ یہ بات مجھے اچھی لگتی ہے اورمیں ان شاء اللہ عنقریب اسلام بھی قبول کرلوں گی ۔ لیکن مجھے ایک پریشانی ہے جومجھے اطمنان اورمیری رغبت پوری کرنے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے، اوراگرمجھے اسلام قبول کرتے وقت اطمنان محسوس نہ ہوا تومیں یہ محسوس کرونگی کہ میں نے صرف اسلام اس لیے قبول کیا ہے تاکہ اس مسلمان شخص سے شادی کرسکوں، لیکن میں یہ نہیں چاہتی بلکہ میں تو یہ چاہتی ہوں کہ اسلام صرف اللہ تعالی کےلیے قبول کروں، اوراب میں اپنے اس معاملہ میں گھری ہوئی ہوں تومجھے کیا کرنا چاہیے ؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ : کیا میں اسلام قبول کرنے کے بعداپنے غیر مسلم خاندان سے مل سکتی ہوں ؟ میں نے ایک اسلامی ویب سائٹ پر پڑھا ہے کہ اگرخاونداپنی بیوی کواپنی ناپسندیدہ جگہ پر جانے سے منع کردے یا پھر جن اشیاء کووہ نہیں چاہتا ان سے اپنی بیوی کو منع کردے تو بیوی کواس کی اطاعت کرنا پڑتی ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں اپنے خاندان سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں اوروہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں، اسی لیے انہوں نے میرے قبول اسلام میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ڈالی، اورمیں بھی یہ نہیں چاہتی کہ انہیں چھوڑوں اوروہ مجھے چھوڑنا نہیں چاہتے ۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے وضاحت سے یہ بتائیں کہ کیا میرے لیے ممکن ہے کہ میں ان سے مل سکوں، اوران کی تہواروں میں ان کے ساتھ شرکت کرسکوں ؟ اورکیا میں ان کے تہواروں پر ھدیہ اورتحفہ کا تبادلہ کرسکتی ہوں مثلا کرسمس وغیرہ کے تہواروں پر ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ جیسی عورت کواسلام قبول کرنے میں کسی بھی قسم کا تردد زیب نہیں دیتا اورنہ ہی آپ کے لائق ہے کہ آپ قبول اسلام میں تردد کریں، کہ جس کے پاس کلام کا اتنا اچھا اور بہتر اسلوب ہو، اور عقل و حکمت بھی رکھتی ہو کہ غلط اور صحیح کیا ہے، بلکہ آپ کو تو اپنے علاوہ جو کہ حیران اور صراط مستقیم سے ہٹ چکے ہیں ان کے ایک راہنمائی کرنے والی ہونا چاہیے ۔

آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ آپ کے قبول اسلام کے پختہ عزم اورآپ کے درمیان صرف اورصرف شیطان حائل ہے، اوروہی ہے جو آپ کواس قسم کے واہمے اوروسوسوں سے دوچار کررہا ہے کہ آپ کا مسلمان ہونا ذاتی اطمنان کی وجہ سے نہیں، اوراس سے تم مطمئن نہیں ہوسکتی، اوراس کے علاوہ دوسرے قسم کے وسوسے وغیرہ جو آپ کے ذہن اور عقل میں پیدا ہورہے ہیں، جن کی بنا پر آپ دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کرنے کا فیصلہ کرنے میں تردد کا شکار ہیں ۔

آپ کا قبول اسلام صرف اورصرف اللہ تعالی کےلیے ہے، اوروہ مسلمان توصرف اس میں ایک سبب کی حیثیت رکھتا ہے اوروہ اس طرف ایک راہ بنا ہے، اورکسی بھی آدمی پر یہ عیب نہیں لگایا جاسکتا یہ کسی ایسی عورت کےلیے مسلمان ہوا جو کہ اسے نصیحت کرنے والی اوراس کی راہنمائی کرنے والی ہو۔

اوراسی طرح کسی عورت پر بھی یہ عیب نہیں لگایا جاسکتا کہ وہ کسی ایسے مرد کے سبب سے اسلام قبول کررہی ہے جواسے وعظ و نصیحت کرتا اوراس کی صحیح راستے ہی راہنمائی کرتا ہو، آپ کے سامنے دین اسلام میں واقع شدہ ایک عورت کا ایسا قصہ رکھتے ہیں جس کی کوئی مثال اور نظیر نہیں ملتی، یہ اس امت کے نوادرات میں شامل ہوتا ہے، اس واقعہ اورقصہ میں

آپ مکمل طور پر غور وفکر کریں :

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

ابوطلحہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کو شادی کا پیغام دیا توام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں :

اے ابوطلحہ اللہ تعالی کی قسم تیرے جیسے مرد کو واپس نہیں کیا جا سکتا، لیکن تو ایک کافر شخص ہے ، اور میں مسلمان عورت ہوں میرے لیے یہ حلال نہیں کہ میں تیرے ساتھ شادی کر سکوں ، لیکن اگر تو مسلمان ہوجائے تو میری شادی کا یہی مہر ہوگا ، اس کے علاوہ میں کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرتی ، تو ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ مسلمان ہوگئے اور ان کی شادی کا مہر بھی اسلام ہی تھا ۔

ثابت رحمہ اللہ تعالی جو کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ کے شاگرد ہیں کہتے ہیں کہ میں نے کسی بھی عورت کے بارہ میں نہیں سنا کہ اس کا مہر ام سلیم کے مہر سے اچھا اور قیمتی ہو ۔

ام سلیم کے ساتھ ابوطلحہ کی شادی ہوگئی اور ان سے ان کی اولاد بھی ہوئی ۔

سنن نسائی حدیث نمبر (3341) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ۔

آپ یہ جان لیں کہ آپ کے دل کی تہوں تک ایمان بہت ہی جلد داخل ہوجائے گا ، اور یہ ساری کی ساری دنیا اس عظیم نعمت میں گزری ہوئی ایک گھڑی کے برابر بھی نہیں ہوسکتی ، اسلام میں تو کچھ لوگ صرف مال حاصل کرنے کے لیے داخل ہوتے تھے لیکن ان کے دلوں میں بھی اسلام کی محبت بہت ہی جلد داخل ہوجاتی اور وہ اسلام سے محبت کرنے لگتے تھے ، اور پھر وہ اسی اسلام کی وجہ سے لڑائیاں لڑتے اور اس کے لیے اپنی سب سے قیمتی اشیاء اور اپنے آپ کو بھی قربان کر ڈالتے تھے ۔

تو آپ پر بھی یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے نفس سے مجاھدہ کریں اور یہ علم میں رکھیں کہ شیطان چاہتا ہے کہ آپ کو وہ اس سعادت اور دین فطرت اور دین عقل سے دور رکھے ، آپ دین اسلام میں داخل ہوکر وہ دین اختیار کریں گی جو کہ آدم اور ابراھیم ، اور موسی ، اور مسیح عیسی علیھم السلام جمیعا کا دین تھا ، یہ وہی دین ہے جو کہ دین فطرت کہلاتا ہے اور اسی دین پر سب لوگوں کو پیدا کیا گیا ہے ۔

اور اس سارے کے سارے جہان کا صرف اور صرف ایک ہی رب اور الہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، وہی توحید اور عبادت کا مستحق ہے ، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہی کچھ دے کر مبعوث کیا گیا ہے جو کہ پہلے انبیاء اور رسل کو دے کر مبعوث کیا گیا تھا ۔

لھذا آپ بھی انبیاء اور رسل کے متبعین کے گروہ میں شامل ہوجائیں جس سے آپ کو دنیا اور آخرت میں سعادت ملے گی ۔

دوم :

اسلام آپ کو اپنے خاندان سے ملاقات کرنے سے نہیں روکتا ، بلکہ اسلام تو آپ کو ان کی وصیت کرے گا تا کہ آپ ایک مسلمان عورت کے لیے آپ ایک اچھی مثال بن سکیں ، اور ان کے قبول اسلام میں آپ ان کا تعاون کریں اور مددگار ثابت ہوسکیں ، اور پھر لوگوں میں سے سب سے اولی اس لائق تو آپ کے خاندان والے ہیں کہ وہ بھی اس عظیم نعمت میں آپ کے ساتھ شامل ہوں ۔

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتی ہیں میرے پاس قریش سے معاہدہ کی مدت کے دوران (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ساتھ لڑائی نہ کرنے کا معاہدہ کیا تھا) میری والدہ آئیں جو کہ ابھی مشرکہ ہی تھیں ، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارہ میں سوال کرتے ہوئے ان سے کہا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میری والدہ آئی ہیں اوروہ رغبت بھی رکھتی ہے توکیا میں اس سے صلہ رحمی کروں ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ہاں اپنی والدہ سے صلہ رحمی اورحسن سلوک کرو ۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم حدیث نمبر (1003) ۔

تودیکھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دے رہے ہیں کہ مسلمان اپنے خاندان کے ان لوگوں سے بھی صلہ رحمی کرے دین اسلام پر نہیں ، بلکہ اگرچہ وہ لوگ اسے اپنے دین کی دعوت دیں اوراسے مشرک بنانے کی کوشش بھی کیوں نہ کریں لیکن اسلام اسے یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ ان کی بات تسلیم کرتے ہوئے اپنے دین کوہی بدل کر مشرک بن جائے ، بلکہ اسے یہ حکم دیا ہے کہ وہ ان سے صلہ رحمی اورحسن سلوک کرے اورنرم رویہ کے ساتھ پیش آئے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ ہم نے انسان کواس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے ، اس کی ماں نے اسے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اوراس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے ، کہ تو میری اوراپنے ماں باپ کی شکرگزاری کر ، (تم سب کو) میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے ۔

اوراگروہ دونوں تجھ پراس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شرک کر جس کا تجھے علم بھی نہ ہو تو توان کا کہنا نہ ماننا ، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اوراس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو ، تمہارا سب کا میری ہی طرف ہے ، تم جوکچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبر دار کردوں گا } لقمان (14-15) ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے گھر اورخاندان والوں کودعوت دینے کا اہتمام کیا اوران کے پاس جاتے اوردعوت دین دیتے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کو بھی دعوت دی اوراس کے پاس گئے جبکہ وہ موت کے آخری سانس لے رہا تھا اوراس پر اسلام پیش کیا ۔

تواس لیے آپ کے لیے کوئی اپنے خاندان والوں کوملنے میں کوئی چيز مانع نہیں ، اوریہ سب کچھ آپ اپنے خاوند کے ساتھ مل کراور متفق ہوکر کریں ، اورآپ اس زيارت اورملنے کوانہيں خیر اورحق کی دعوت دینے میں استعمال کریں اوران کے ہاتھ پکڑ کرانہيں نجات کی راہ دکھائيں ۔

اس طرح کی زيارت اورملاقات میں حرام تووہ ہے جس میں مردو عورت کا اختلاط ہواوریا پھر اجنبی مردوں سے مصافحہ وغیرہ اوریا ان کے تہواروں میں شرکت ، آپ پر یہ کوئی مخفی نہیں کہ اسلام جواحکام لایا ہے اس میں لوگوں کے لیے دنیاوی اوراخروی دونوں مصلحتیں ہیں ۔

ان کے ساتھ تحفہ تحائف کے تبادلے میں بھی کوئی حرج نہیں ، اورہوسکتا ہے کہ یہ چيزان کے لیے تالیف قلب کا باعث اور سبب بنے اوراس کی بنا پر وہ اسلام کی طرف راغب ہوجائيں ، جب یہ تحفے ان کے دینی تہواروں پر ہوں توان کا قبول کرنا جائز نہیں ، اورنہ ہی ان موقعوں پرانہیں تحفے دینا ہی جائز ہیں ، اس لیے کہ ایسا کرنے میں باطل پران کی اعانت اورمدد ہے اوران کے اس فعل پررضامندی کا اظہار ہے ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (1130) کے جواب کا بھی مرجعہ کریں ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب